رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
REGISTERD NO. A.783



ممتاز المطابع پریس لکھنؤ کٹھویا اشرف پٹین باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین بی کٹ اڈیٹر چھپکر شائع ہوا
قیمت فی پرچہ ۲ ہ

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر خاص ترکیب سے تیار ہوتا ہے

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعمر سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے منشا مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ مہینے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر فی ما وقع۔ مقدمہ بہ ہر ایک مشہور پرانا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو انھین لازم ہے کہ چند سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہین ہمیان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین کہان غائب ہو جاتا ہے لیکن بیشمار ہم ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ ضرور کے نام ضرور آتے ہین ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دستخط نے پر بیاز مند نمبر خود نہین پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین۔ نقصان کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی سیع کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص انمین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین انھین خط و کتابت مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سلطنت حیدرآباد کے استقلال کا جشن تھا اسکے مفصل اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان ضمیمہ مین ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ نمبر ۹

مضامین غیر

[بابت ۲۵ فروری ۱۹۲۸ء
اشاعت ۳ مارچ ۱۹۲۸ء]

کانگرس کا خیال

گشت در ذکر کمیشن یک زبان جہنائے من
مہبر از سابق شدہ مکروشتہائے من
رفت مہبر جائے طلب چون سرد مہری در ژرف
وائے بر حال کمیشن وائے بر سر سائمن

ہندوستان کا خیال

سیکند شیطان بجیلت ہر زبانی اقوائے من
دہشقانت جابجا نعرہ بیداد دن پائے من
سوئے پستی کے گمرہی انگشت بہر شکار
در فضائے دوستی پرہیز مہ عقائے من
"شفق"

بسنتی اُردو خاص اخبار اودھ پنچ کیواسطے لکھی گئی ساتھ قلم دوات ملّان کنائی کے

دسشتہ وہ سے پہلے لوگ اسے کہتی جس طرح سے عربی و فارسی عبارتون کا ترجمہ کرکے تھے اسکا استعمال سے اتنا ہی لگاؤ ہو گرہ عجیب لیاقت ہو لیکن غیر زبان کی عبارت ابتدائی مشق میں اس طرح کی مشاق ہو مثلاً تفہیم کا ترجمہ بیچ امضران کے ہے خط ہو عجیب ہو یہ خاص نہایت مفید ہے اگر شاگرد کے کہا جائے کہ ان میں کمہ تو وہ وقت جانبہ کی عادہ ضمیر کے بدلے کا عتا کے مقابلہ مین مشکل ہو گا۔ اب اس طرز کا رواج نہیں ہو۔ رواج نہ رہنے سے جو نقصان ہوا اسکی تفصیل مین طول ہو گا۔ بعض حضرات نے سمجھ لیا ہے کہ یہ صبح سے شام تک ورس مین نماز مرید کو ہمارے ساتھ ان کی نماز گری کا فرض آسانی ادا ہو بلکہ اس بات دیکھتے ہوں سے دوری کی دوری ہر فرض ادا کرتے ہے بات آسان ہو مت کہ نہیں۔ عنوان مین صاف صاف ساتھ کسی رنگ کا نام نہیں کیا اور یادگار فریدی کاگریزی بسنتی، ماہی، اجوا، چنپئی، عودا، بیازی کشمشی، عنابی، دھانی، کاسنی، گلابی، گلنار، شنگرفی، مذاق، مدلودی، بھورا، لاکھا، نیلا، پیلا، نیگانی، دھانی، کپاسی، صندلی، اگرئی، لاگیری، کاہی، فیروزی، سرمئی، چمپئی، اور دوسرے رنگ کوئی نسل اُردو سے نہیں رکھتے، یہ بچپے ہے کیا ہائین ظرافت ہی کیا ہو، اگر یہ نکالین ظرافت ہے تو حضرت ہم باز آئے۔ وہ ایک جلے ہوں تو خیر ذکر عیاشتہ نہیں ہو منتشر وہ ہے سوقت ہمکا سینکڑوں مضمون ہی در نکتے ہے اور کلام رنڈی کی ذکر ہی نہ اصلی تحسین ہرزہ پر کیا کرو گا رہی ذلی۔ مگر آج ایک مضمون نگار ہماسے یہان لا رہے ہیں۔

ایک کاپی مجھکو بھی بسنتی اُردو شائع ہونے تک پلیز کا بعد دوسری کاپی چندہ سالانہ بذریعہ ڈاک بھیجو دیا جائے گا۔ نیاز مند صعری خطاب کا وصف مدارت سے نامہ نگار ہو نیز مند رجہ ذیل حرمت کی بہ کمتر خدمت نامہ نگار انجام دیتا ہو......

براہ کرم جلد شائع فرماکر اپنی عنایت ہو تو رحمت ممنونی کرم ہے۔ والسلام۔

خدا سلامت رکھے ہمارے فیاض نامہ نگار صاحب کو۔ مگر دست بستہ التماس ہو کہ یہ آخری چندہ ہو پہنچ کے نا ظرین جناب کے افادات کی قدر کرینگے۔

بسنتی اُردو۔ اور قسم ہے بھوروں گیندے سرسون سبج کھلی گلاب زرد اور کنیر بسنتی کی کہ آگیا زمانہ بسنت کا بالتحقیق نظر آنے لگین گھمد اولی بسنتی پوش خاص الخاص اور پھانقا ہون مشکر کے کہ در ابتحالت کر ہوتا ہے روز زمانہ بسنت درمیان بازار چاوڑی لشکر کے او لگائی میں حسینان زرد پوش پہن کر زرد بسنتی ساڑیاں اور پہن کر بسنتی چوڑیان بیچ دست حنائی اپنے کے اور لگائی مین عشوۂ معشوقانہ عشاقون اپنے کو دوڑتا لیکہ چل رہی ہے بسنتی ہوا اور پڑ رہی ہے بسنتی دہپ کیا پیارا معلوم ہوتا ہے یہ زمانہ بسنت کا اور کہدو اے ملان بسنتی تم بھی سبنی ایک ٹھمری بسنتی اوپر سارنگی زرد کے، کہ کا بھیو نندھی لال کے پیا سے۔ آج تاج مورے گئی سو گئی رہے۔ پس بالتحقیق اے اُستاد و خوب بجاتے ہو تم راگ بسنتی بیچ سارنگی اپنے کے خاص الخاص درمیان مکان مس منگو جان طوائف بسنتی پوش کے اور خوب گاتی ہین راگ شیام کلیان۔ کماج۔ ایمن۔ دلیس۔ پیلو مس منگو جان اوپر طبلہ اور طنبورہ زرد کے۔ پس قسم ہے راگ بہاگ و استاد جی زرد کی کہ خوب ہو سے اُستاد جی تم ناظر عدالت کے بیچ اس زمانہ بسنت کے اور پانے لگے تنخواہ مبلغ تیس روپیہ مع کلا اور ورانکا لیکہ ہوتے ہین بالتحقیق جسکے نصف مبلغ پندرہ روپیہ بیچ اس زمانہ کے۔ اور خوب کہلانے لگے سلوات بالتحقیق کیسی زردی چھاگئی ساداؤن پر کہ ہوجاوین ناظر اور کہلاوین نسل سادات سے پس کب زیبا ہے تم کو اے سارنگئے اُستاد جیو کہ کہو تم اپنے تئین سید جلالی اور بجاؤ طبلہ خب کو بیچ کہو جان چھمو جان ممو جان کے۔ بالتحقیق سب ہو جاوے بسنتی صبح لیس تم جاؤ عدالت مین اور کیا کرو نظارت پس اے فلان چغتائی نہ چھیا کہ تم نے ایسا ناظر اُستاد جی پس دیکھو تو اب بالتحقیق آگئی ہے ہمین سخت غیرت دیکھ کر حالت سیدون بسنتی کی کہ کر دیا خوب بدنام ساداؤن کو ان سارنگی باز و سازندون نے۔ پس کیا ہوگیا اے بزرگ شخص شہر قاضی تم کو کہ چھوڑ دی قضات اور منڈوا دی اور ہاتھ لالچی دارا ھی خاص الخاص بیچ زمانہ بسنت کے اور رہا نے لگا قاضی شہر بین کر بسنتی شیروانی اور بالتحقیق زرد عمامہ باندھکر اوپر سر اپنے کے اور پہونچی پاس قمر جان طوائف کے پس اے بیخبر قاضی آؤ ذرا ہوش مین کہ نہ پڑ جاوین گے نکل تم سے سلطان لشکر کے کہ ایسی حرکت سے قاضی شہر و مخالیکہ ہو گیا مدہوش قاضی سُن کر راگ بسنتی کو اور پہونچے قمر جان کے دیوے خدا اسے برتراے قاضی تجھکو ہدایت زردہ۔ اور ودوو مر جاوے گرمی عشق قمر جان زرد پوش کی خاص الخاص بیچ دل سے قاضی کے۔ درانحالیکہ ہوتا ہے کسقدر دلچسپ مضمون ظرافت خیز

اودھ پنچ لکھنؤ کا بس ہوئے ہیں ہم بھی خریدار پنچ اودھ کے خاص اس زمانہ بسنت میں اور ہو جاویں شائقین جو دو میں خریدار پنچ اودھ کے بس اے مگان بزرگ ذرا پڑھ لو اس شعر کو۔

قدر داں کی اُڑ جاتا ہے
ہما کر کب چندہ بھیجا تا ہے

بس ختم کر دیا ہم نے بسنتی اُردو کو اور لکھیں گے آئندہ ترجمی اُردو۔ والا فلاں۔

نامہ نگار روزنامہ انقلاب لاہور کو مخرے

صنعت تطویل لاطائل

ہے تو شی نہیں پرانی صنعت مگر لوگوں نے پست ہمتی اور بزدلی یا تنگ خیالی کی وجہ سے اس کی جانب توجہ نہیں کی۔ ممکن ہے کہ قدرت و استطاعت ہی نہ ہو۔ جب نواب سعادت علی خان نواب وزیر اودھ مرحوم مسند اودھ پر متمکن ہوئے تو بعض مزاج ناشناس مشیروں نے کہا کہ حضور کی وزارت بہت دشوار ہے اپنا وزیر انتخاب کیجیے۔ نواب نے جواب دیا چھوٹی سی ریاست ہے کوئی بڑی سلطنت نہیں وزیر کیسا۔ اس کے کام دیکھ بھال لینگے۔ ان ایک اچھا میر منشی درکار ہے۔

ہرکارے کو بلایا اور کاغذ کے تختہ پر دو جلے جلی حرفوں میں لکھ کے ارشاد فرمایا کہ اسے شہر بھر کے لکھے پڑھے آدمیوں کو دکھا دو۔ مگر جو کوئی جواب لکھے اس سے کہہ دو کہ جتنا بڑا سوال ہے اتنا ہی جواب لکھو تو لکھو ورنہ کاغذ واپس کر دو۔ سوال یہ تھا۔ منشی گری چیست؟ منشی کیست؟ مختصر کے اشتہار اور جہتان کے سخرے اشتہار بازی کی طرح ہرکارہ یہ کاغذ شہر بھر میں لیے پھرا علما و کا غذوں پر دو دو سطروں کے جواب لوگوں نے لکھے مگر ایک منہدو منشی کے مسلمان منشی کے سوا کسی نے سرکاری تختہ کاغذ پر جواب لکھنے کی جرأت نہ کی۔ منشی جی نے تحریر کیا۔

یہ ایجاز نویسی۔ ایجاز نویس۔ انکا مطلب یہ تھا کہ منشی وہی ہے جو حشو و زوائد سے بچے۔ فصیح اور مختصر الفاظ میں اپنا مطلب واضح کر دے۔ منشی جی سرکاری عہدہ دار ہو گئے۔ جواب پسند آ گیا۔ حاصل کلام یہ کہ نثر میں حشو و زوائد سے لوگ اجتناب کرتے تھے مگر اب خدا رکھے حال کے منشیان کو انکی نثر کیسی نظم بھی اگر بیکار الفاظ سے خالی ہو تو سمجھیے کہ یہ منشی ہیں نہ شاعر دنیا اسی بات کی قدر کرتی ہے۔ اور ہم بھی داد دیتے ہیں۔ آؤ وہ ہیں مثلاً شاعر فرماتا ہے ؎

خوب ہے تجھکو شاعر صاحب شیریں کا پاس



یہ ہمارے نزدیک تو ٹائم وہی ہے جو ٹیبل پر آ ہے

کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تو مسلم نہیں

نثر میں اس کا مطلب صرف اتنا ہے۔
= تو شعار نبی کا تابع نہیں تو مسلم کیونکر ہوا۔

دوسرا شعر ہے ؎

جس سے تیرے حلقۂ خاتم میں تھا گردوں اسیر
اے سلیماں تیری غفلت نے گنوایا وہ نگیں

اس کی نثر بھی مختصر ہے۔
= تو نے وہ سلیمانی انگوٹھی کھو دی جس میں آسمان تک زیر طبع تھا۔

تیسرا شعر ہے ؎

وہ نشاں سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح
ہو گئی ہے اس سے اب نا آشنا تیری جبیں

نثر مطلب یہ تھا۔
یہ گویا سعادت کیطرح چمکتا تھا اب تمہیں پرو بھی نہیں؟ سجدہ عادت جبین کی کاشتکاری اُگنے سے فائدہ؟

چوتھا شعر ہے ؎

دیکھ تو وہ پنا عمل تجھکو نظر آتی ہے کیا
وہ صداقت جسکی بیباکی تھی حیرت آفریں

صداقت یعنی دوستی کا دوسرا جیسی ہم نے دیکھا نہیں مطلب خبط ہے۔ کیا کہیں؟ پانچواں شعر ہے ؎

تیرے آبا کی نگہ بجلی تھی جس کے واسطے
ہے وہی باطل ترے کاشانۂ دل میں مکیں

یہ بھی پہیلی سی بات ہے:۔
یہ بزرگوں کی نگاہ باطل سوز تھی پیر دل باطل پرور ہے۔

چھٹا شعر ہے ؎

غافل اپنے آشیاں کو آ کے پھر آباد کر
نغمہ زن ہے طور معنی پر کلیم نکتہ بیں

سرے ہی سے بے ڈھنگا پن نظر آ رہا ہے۔ آشیاں کسی پرندے انس کا نہیں ہوتا طور معنی پر وہ کلیم نکتہ بیں۔ خدا جانے آدمیوں کو چھوڑ کر مین رہنے کی صلاح دیتا ہے یا چڑیوں کو وہ کلیم نکتہ بیں انہیں سلام میں چڑیوں کو بے اختیار کی۔ غافل بھی حشو۔ نغمہ زنی بھی بیکار۔ دکھاتا کوئی ایسا نہیں کہ بزبان فصیح خلاصہ یہ ہے:۔

اچھا ہوا اگر لسان الحکمت شناس کا یہ شعر دیکھ کر ان اشعار کے بعد فارسی کی ذم میں تمام باندھا ہے فرماتے ہیں ؎

سرکشی با ہر کہ کردی رام او باید شدن
شعلہ سان از ہر کجا برخاستی آنجا نشیں

ترجمہ یہ تھا۔
جس سے لڑے اسی سے ملو جہاں بھڑکے تھے وہیں بجھو۔

اضافت بالکسر اور دوسرے خصائص کی وجہ سے فارسی میں ایجاز کی گنجائش بہت ہے مگر بدقسمت فارسی کے نصیب کہ وہ اردو سے بھی مات کھا گئی

اسی نثر بندی پر لوگ شاعر صاحب کو دعا دیتے کہتے ہیں۔ گویا اصول کمال کسی مت شدت کا

علاج نہیں ۔ سعادت علیخان مرحوم آج زندہ ہوتے اور سوال کرتے، فلاو کیست، تو ہم ایک ہی لفظ میں جواب دیتے، ملیست ۔ اور پوچھتے کہ شہر کیست تو ہم کہتے دیارہ گری [illegible] مناسب [illegible] نہیں کہ وہ آجکل سوال میں الجھا دینے سے کام لیتے ایسی وہ یوں سوال کرتے۔

کیا کہتے ہو تم اے باشندگان لکھنؤ منشی گری کے بارے میں کہ وہ کیا چیز ہے اور منشی کسے کہتے ہیں اور عجب نہیں کہ یہ جواب ملتا۔

"جواب دیتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جو کہ رہتے ہیں آشیانہ لکھنؤ میں بامزہ سالہا سال سے [illegible] اس کمر سے جس سے کہ کھا کرتے ہیں کہ ہم کو منشی گری ایسی منشی گری جو وسیع ہے اور زمانہ قدیم سے ہے کہ ایسی طرز عبارت حیرت آفریں کا حسین داخل کردیے جائیں وہ الفاظ جیسے کہ کوئی معنی نہیں اور منشی وہی ہو سکتا ہے جو کہ اور ہو اسی قسم کی عبارت لکھنے پر جو کہ شامل ہو اور مناسب [illegible] کی [illegible] وہ جسکو کہیں [illegible] آشیانہ [illegible] منقات [illegible] کی معرفت [illegible] کے ساتھ اتفاق نہیں ہے۔"

بزرگوں کی بات بڑی بات ان کا سبب بھی جو سو خلاف ہوتا ہے اسکی تقلید ہرگز نہ کرنا چاہیے جناب علامہ کے ہزاروں روحانی [illegible] ہیں۔ ہم ہاں تو نہیں کہنا چاہیے کہ اردو بھی تیری بان کا اللہ نگہبان"۔

واقف

ادبار الادب

بقلم

یہ جو ہیگا ہے تریا ہیگا مرد
اور جو ہیگی ہے یہ عورت ہیگی

ہولی کا استقبال

رباعیات از ہوش [illegible]

رسیہ اکھاڑا آگیا اب ہاتھ میں مٹیا ہی آئی
رات بھر ہولی جلی صبح دھولینڈی آئی
رنڈیوں اور بھنگی کا آیا جو تقاضا سر پر
تب ہوا ہوش کہ افتاد یہ میڈی آئی

دختر رز کی جو مستی بھری سواری آئی
کھل گیا غنچہ دل باد بہاری آئی
مے فروشوں نے کہا آکے کہ ہولی ہولی
ہوش میں آئیے صاحب مری باری آئی

میلا ہولی ہے جستجو تیری ہے
مستوں کی زبان پر گفتگو تیری ہے
ہر بھنگی پہ ہے شور تری مستی کا
منہ جس کا سونگھتا ہوں بو تیری ہے

لطف

ایک بے ہوش سے کہا میں نے
آپ کا رنگ آج کیسا ہے
بولے ہکلا کے ہو ہو ہولی ہے
کچھ نہ پوچھو مزاج کیسا ہے

رباعیات

از ہندی بیگم

ساقی آدھا گزر گیا ہے پھاگن
دل میں ہے ساقی اپنے ہولی کی دھن
ترتیب دے آج محفل ناؤ نوش
دینے میں جام کے نہ کر کچھ [illegible]

یہ چشم سیاہ تیری میں نے دیکھی
اور ترچھی نگاہ تیری میں نے دیکھی
تھی میری سیہ بختی کی اک ترچھی چال
عرصے تک راہ تیری میں نے دیکھی

آ دیکھ کہ گلشن میں بہار آئی ہے
گھونگھٹ ہوئے سنگار نکھر کر آئی ہے
ہر سمت اکڑتے ہیں جوانان چمن
کس ناز سے پھولوں پہ سوار آئی ہے

کمال خزاں کا ہو گیا چہرہ زرد
پت جھاڑ کی شکل سے پڑے ہیں نامرد
آتے ہیں شگوفے سر ابھارے اپنا
کہتے ہوئے ہم ہیں مرد میدان نبرد

ہم وہ ہیں کہ گلشن کا پلٹ دینگے رنگ
اس ملک ہند کو بنا دیں گے فرنگ
ملبوس کرینگے زیب تن بو قلموں
اور تتلیوں کے اڑا دیں گے خوب پتنگ

نرگس ہے لیے خار کا اک خنجر تنگ
دل کھول کے بیٹھے ہیں سب آمادۂ جنگ
پرجوش ہیں کس قدر شگوفوں کے سوار
اب بھاگتے ہیں خزاں کے کیا کچھ ہے رنگ

کیا جانیے کل بیٹھے گا کس کروٹ اونٹ
ہے فصل بہار آج تو چاروں کھونٹ
رندوں کو نہیں فکر کم و بیش کی
دورہ اس وقت خیر و چار ہی گھونٹ

اڑ جلد کہ انتظام مے نوشی ہو
وہ مینا کے منہ کا قفل خاموشی ہو
ہولی کا منانا ہے ہمیں یہ تیوہار
رندوں کا دور خواب خرگوشی ہو

ہولی میں چاروں سے آج ساقی بھر پیٹ
ابتک تو ہوا ہے عیش سب ملیا میٹ
پی کر ادھم آج ہو گا نشہ کے سبب
لیکن آنے نہ پائے گی پوٹ چپیٹ

اوج مین دخت رز کو پہنچا ساقی
اور ہولی کی ترنگ مین آج بہکا ساقی
کہتے ہین جسے عیش و طرب کی دنیا
باقی نہ رہے اُس کا تماشا ساقی

رندون کے حوصلے نہوں پست کہین
تھوڑی ہی انھین پلا سرِ دست کہین
تم وارے جانے پاے خالی نہ کبھی
اک دو چلو مین ہو گئے کیا مست کہین

ساقی بنت عنب کا ہون دلدادہ
مجکو ہر وقت جام بھر اور بادہ
کب رہتی ہے وقت کی مجھے پابندی
پینے کے لیے ہون ہر گھڑی آمادہ

اپنی جانب خوشی سے کھینچے یہ رند
اور پہلو مین دخت رز کو بھینچے یہ رند
ہو کر بدمست بھر کے عشرت سے
الفت کی کشت زار سینچے یہ رند

پیوند کبیر اور بھگوا گائین
اور بنت عنب کے ساتھ دل بہلائین
جھولی مین ہون قہقہے وہان پچکاری
آتے جاتے کو رنگ سے نہلائین

ہان آج تو کسی سے بھی بیر کا جھگڑا
دل مین ہولی کی آگ باہم سلگاؤ
کھیلو ہولی بھگو لو لطف کے ساتھ
ہو حُبّ وطن کا دل مین سراک کے چاؤ

ہو شکر ہے حب وطن کا وہ جوش
بیٹھے نہ کوئی رند گھر مین خاموش
کالا منھ کر کے دین سواری مین گدھا
پھر سر پہ حریف کے لگا دین پاپوش

کہدین کرنل ہماری ٹولی ہے تو
واقف جو نہین ہماری بولی سے تو
در گت بن جائے گی تری ان روز و[illegible]
گھبرائے گا پھر ہند کی ہولی سے تو

"ندیم"

نیرنگی جنون

(۱) بی شادی صاحب اب یقیناً بی شادی ہو گئین کیا معنی کہ بسبب ایماے تعلیمی بورڈ کوئی تسلیم شدہ اسکول اب کسی شادی شدہ لڑکے یعنی طفل جورو دار کو ہائی اسکول کے امتحان مین نہین بھیج سکتا۔ ہان یہ بات دوسری ہے کہ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء سے پہلے اُسکی شادی ہو گئی ہو جورو والے لڑکے پرائیوٹ طور پر اگر چاہین تو امتحان مین شریک ہو سکتے ہین ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات التماس ہے کہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۳۰ء سے کسی بیاہے لڑکے کو تیسرے سے دسوین درجے تک کسی تسلیم شدہ اسکول مین بھرتی نہونے دین۔ گویا شادی اور اصلاح تمدن مین سخت عداوت ہے۔ یا یون کہیے کہ شادی تعلیم کی سخت دشمن ہے اور اجتماع ضدین از روے منطق و حکمتہ تعلیم محال۔

چھوٹے لڑکون کی شادی والدین کے ایما سے ہوتی ہے مگر سزا ملتی ہے غریب طالب علم کو کہ عمر بھر بے پڑھا رہے۔ شادی کیا ہوئی کہ شہر مین رہنے کے حقوق تلف ہو گئے۔ اس قسم کی دست اندازی یقیناً لوگون کے حقوق پر غاصبانہ اقتدار ہے۔ بیچارے ٹیکس ادا کرتے ہین مگر دوائی کے بعد فائدہ اٹھانے کا حق نہین رکھتے۔ بیسیون دولتمند اپنے ذاتی مصالح سے بچون کا عقد قبول کرتے ہین انھین مقدرت ہے کہ شادی کر دینے کے بعد ایسا انتظام کر دین جو تعلیم مین حرج نہو کمسنی مین شادی ہر محل پر خلاف مصلحت نہین ہو سکتی لہذا بغیر کسی استثناء اور تفصیل کے ایک ایسا قانون بنا لینا اخلاقی و تعلیمی جنون نہین تو کیا ہے؟

(۲) سائمن کمیشن کا یون ہندوستانیون سے پوچھے پچھے بغیر ہندوستان پر چڑھ دوڑنا اور بعض بزرگون کے گھر مین سیری فرمائش یہ کہ وہ بھی آمدورفت کا کرایہ بھی دو پیان بھی کھلاؤ جہان کہین جائین وہان بھی دعوتین کرو آج آئے ہین کل پلٹ جائینگے اور پھر آئینگے تو فرجا کر ٹکڑے ٹکڑے لینگے تم اسکو نہین بھتین کرو ہم آئینگے اور آتے رہین گے خالی ہم ہی نہین بلکہ اب تو کل پھر تمے ایک کمیشن بر معاملے مین آتا رہے گا اور بین صاحب بہادر کی میم صاحب ہندوستان کی سیاحت کی مشتاق ہو نگی شوہر کی گردن مین بانہین ڈال کے فرمائش کرینگی ڈیارے سنا ہے کہ یہان سے پھر ایک کمیشن ہندوستان جانے والا ہے تم بھی ممبر ہو جاؤ اور ہمین اپنے ساتھ ہندوستان کی سیر کرا لاؤ۔ دیکھو کیسا اچھا موقع ہے گرہ سے دھیلا بھی خرچ نہوگا اور ہم تم خوب سیر سپاٹا کرتے پھرین گے:

اسے کہتے ہین ہمانی یا ہجر کا جنون۔

(۳) آٹھ گھنٹے مین تین گورے جرمنی جوڑون میم اور صاحب نے آٹھ ہزار بوسے بالاشتراک یعنی امتحان طاقت بوسہ گیری مقصود تھا۔ گھنٹا گھنٹا بھر کے بعد دس منٹ توقف کرتے تھے پھر چاغ چاغ سسکیان کھینچنے لگتے تھے چھٹے گھنٹے تین صاحب بہادرون کے ہونٹون کا بٹوارا شکستہ ہو گیا مگر غضب کے مضبوط تحمل میم صاحبات کے پائے تھے کہ نین تک نہ پڑا وہن اوخبط الحو ماچانی۔

(۴) ہنا ترانی مین چند بخت بیدار آدمیون نے شرط باندھ کے جاگنا شروع کیا کہ دیکھین کب تک جاگ سکتے ہین اور کون ماندہ ہو کے گرتا ہے انہین سے ایک شخص مسٹر ہری نے باتیون سے بری بولا لی۔ ڈیڑھ سو گھنٹے تک تھرتھرا جاگا اثناے بیداری مین ۳۵ پیالیان قہوے کی نوش جان کین آٹھ سو سگار نس نس کیے اس جنون کا نام ہے مالیخولیاے بیداری۔

(۵) مسٹر فرنینڈ جرمنی کے پچنے مین حضرت کے



اے محبت اے نظام عالم اے اصل حیات (قول شاعران اکمل)

دعوی: کیوں صاحبو! میرا دعوی صحیح ہے۔ ہے کوئی تائید و تصدیق کرنے والا؟

صدقنا: بیشک بیشک ....

آمنا: درین چہ شک۔

دعوی: اور سنئے کوئی میرا بھی ہے؟ .... اے کوئی نہیں سے مرض ہوا خراب ہوا مبتلا ہوا ہو کیا جانئے کہ دیکھتے ہی تجھکو کیا ہوا۔

داغ میں جو چنگی کا بہت گھستا تو سلامتی سے
چھوڑ دینا کہ متوازن ناچتے، وہ بیگی ہو گئے زمین
نشان کا سر پھلا۔ ہر گھنٹے میں دس منٹ تک چلے
پھٹنے تھے پھر کسی کی نہ گنتے تھے۔ ڈاکٹروں کے
نبض کی رفتار جانچتے رہتے تھے کہ کہیں وہ ہچکی
گت نہ بھول جائے جو شبانہ روز کے جبر کی
کی آگ بجھی پھیپھڑی پھول گئی۔ اس خبط کا
سبب ہے اضطراب الٹچ پنچی۔

(۶) ہمارے سابق مہاراجہ اندور کو جنون عشاق
تو پہلے ہی سے تھا اب بیچارے کئی خبطوں میں
مبتلا ہو گئے ہیں ایک تو رنڈی کی چوری نیویارک
نیویارک کا خبط کہ آدمی ہیں مشہور عشق بھی
ہے ان کی قابل تشہیر گرانباری کا خوف کہ بجر تون
سے ڈرتے ہیں کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے چنانچہ
جب آپ اور آپ کی ہونے والی لکھنے
وارد ہوئیں تو انہیں بجر تون کے ڈر سے ایسی چھپ
چھپاتی آمد ہوئی کہ سب مشتاق تصویر کشی
کھڑے رہ گئے اور جوڑے کو جو معلوم نہیں
کیونکر بٹ سے نکل گیا۔ دوسرا خبط یہ کہ بیچارہ رانی
کی خدمتی ہو گئی پھر انکی انتڑیوں کی خدمتی ہسپتال
میں ہو گئی کیا سبب کہ مہاراجہ کی آتش محبت گھٹ
الجنس میل الی الجنس انتڑیوں میں گھس گئی
اور وہاں جمائے ڈال دیے۔

راویان ظرافت آثار کا بیان ہے کہ مہاراجہ کو
عشق انتڑی لگتا رہے اور مہارانی کو جنون
رودہ خشکات۔ خدا کرے انکی آنتیں گلے پڑیں۔

(۷) معزول مہاراجہ نابھا کا معاملہ پہلے ہی سے
چیستان ہے۔ اکالیوں کے گردواروں کے بارے
میں جب ستیاگرہ کرنی شروع کی تھی تو معزول مہاراجہ
کی بیگانا ہی ایک سبب دریافت معلوم ہوتی تھی مگر پھر
خدا جانے کیوں جوش کی دیوار مسمار کے بیٹھ گئی
اب سنتے ہیں کہ ؎

پھر بہار آئی چمن میں زخم دل آئے ہوئے
پھر ہرے داغ جنوں آتش کے پرکالے ہوئے

قیاس کہتا ہے کہ دورہ کمزور ہو گا۔ کمزوری اگر
واقعی ہے تو شدت ہوگی مسنونی اور نقل بنقل
پر عقل۔ مشہور و معروف ہے لہذا اس خبط کا نام
مانیائے لٹر دھوں دھوں ہو سکتا ہے۔

(۸) شاگردوں کی سرکشی اور استادوں کے تمرد۔
طلب و حرمان کی کشاکش بفت خوری ادبا یا معن
معن اللہ" کی کثرت نے دیوبند کی مشہور
درسگاہ "فریاد" کی آواز بلند کی تو معاذ اللہ
اس طالبانہ اشتلم سے آدمی کی زنجیر ہو گئی بودی۔
اب ایک طرف اعتراضات ہیں دوسری طرف
اعتراضات کی اصلاح کیے بغیر "تنبیہ" کی درخواست
ہے "جانے دو بس اس پہ خاک ڈالو" لہذا
اسے خبط الدھماندھلی کہیے۔

(۹) کیا غضب ہے کہ پہلے تو "فطرت" ایک سوڈوڈو
کو لڑکی کے بھیس میں پیدا کرتی اور پھر چوبیس
سے سولہ کے ایک نہ ایک بھلے مانس کے گھر کی
زینت بناتی ہے پھر بیس بائیس برس کے بعد
وہ ذات مرجاتی ہے تو مرد بن جاتی ہے تو
کسی شاعر نے اپنی بدقسمتی کا اظہار ان الفاظ
کیا تھا پہلا مصرعہ یاد نہیں دوسرا مصرعہ یہ ہے
؎ شب اول عروس نر گردد

یہ ہوا تو مصیبت کہ جب تک ہنگامہ عشوہ و کرشمہ گرم
ہونا کہ زنبد کی گتھیاں دل میں الجھن پیدا کر رہی
ہوں۔ چھاگل کی جھنکار ناک جھانک کرنے والوں
کی پاسبانی میں ہوشیار رہنے کا الارم دے رہی
ہو۔ نوشاہ صاحب بپھرے ہوئے ہوں بنڑی
سمٹ سمٹ کے چوٹیں بچا رہی ہو۔ عین اسی وقت
پری جو ابدال کے دیو بنے ڈریسنگ اٹھا لا
ہو جائے جیسی گھڑی گھنٹا گھر اور جا اٹھتے
مشارہ۔ شاعر نے اپنی دانست میں ایک ناممکن
مصیبت کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ اگر پہلے ہی مرحلے
میں خفت کا سامنا ہو تو سمجھیے کہ ستے چھوٹے
اسے ستم تو یہ ہے کہ ضلع جہلم میں کسی ساہوکار
کی بیست سالہ بیاہی تیاہی دختر مونث سے مذکر
ہو گئی۔ اب وہ مردانے کپڑے پہنے سیر گشتی کرتی
پھرتی ہے اور میاں سے کہتی ہے "جو تم وہ میں"
گھر چلتے ہو چوک۔ ہے کچھ حوصلہ؟ میاں بیچارے
کھڑے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اپنی سست سودائے
"مسخرہ فطرت"

الغرض دنیا اب دارالمجانین بنتی چلی جاتی ہے
خدا خیر کرے کچھ بچے سڑی ہیں کچھ بچے سڑیں گا۔

راقم
مجنون فنون
بقلم

در شہر ۲ شہر ہے در کوچہ نہ فریاد ہے

پنچ ملا خدا۔ خدا ملا پنچ

مسخری تاویلیں

بلی مینڈک کی اچھلتی کودتی سڑک پر چلی جاتی تھیں
کہ ہاتھی نے پاؤں رکھ دیا لوگوں نے کہا "بلی مینڈکی
کچلیں" کچلنے کی توہین خودداری نے پسند نہ کی
بلی مینڈکی بولیں "کچلیں تمہارے ہوتے سوتے
میں تو کوکلے وہ دار ہی تھی" یہ اتفاق تھا کہ جیتی
بچیں اور تاویل کا موقع مل گیا۔

ایک طفیلی صاحب بن بلائے کسی دعوت میں
گھس پڑے دعوت عام نہ تھی خاص تھی میزبان کو
غصہ آیا۔ ادھر ہاتھ رکابی کی طرف بڑھا ادھر سے
گرا دیا ہاتھ پر۔ طفیلی صاحب کہنے لگے "الحمدللہ
آج سات برس کے بعد کھانے کا لطف ملا۔ خدا بخشے
والدہ مرحومہ بھی یونہیں مار مار کے کھانا کھلاتی تھیں۔
میں لاکھ عذر کرتا تھا کہ پیٹ بھر گیا مگر وہ کہتی تھیں
کھا جلدی۔ زہے قسمت و سعادت۔ میں حضور کے
حکم کی تعمیل تو کر رہا ہوں کھانے سے انکار کروں تو
پھر آپ کو اختیار ہے"

کچھ دنوں ادھر ہمارے ناخواندہ مہمان کمیشن کی خدمت
میں ایک میزبان نے پیام بھیجا کہ حضرت! کہ حرمتو
ڈالتے ہیں۔ ہم آپ کی تشریف آوری سے بیزار ہیں
کمیشن کی طرف سے جواب ملا کہ عنایت کا شکریہ جناب
کی کمیشن نوازی دلیل وفا ہے "دیکھیں ہمارے
صوبے کی کونسل اور لیجسلیٹو اسمبلی نے جو برتاؤ کمیشن کے

ساتھ کیا ہے اُسکی اپیل کیا ہوتی ہے - یہ جواب بمنزلہ اقرار ضمنت ہے کہ تم چاہے خفا ہو یا خوش کمیشن اپنا کام پورا کرے گا - بوسے کا نیل اور جیسے کاٹ کھائے کا نیل اور کمیشن یہاں سے واپس جانے کے بعد حضرت بالڈون یا جناب برکن ہیڈ کو اپنا نکول دکھائے گا - اس مین شبہ نہین کر کالون پر دونون طرح کے نیل ہین - اور اس وقت پالیسی کی عینک دونون کے داغ نہین دیکھنے پاتی لیکن یقینا بوسہ کو سمجھنا آسان اور اُبرا معلوم ہوگا - کیا بائیکاٹ کا داغ اُسکے چھپانے کے لیے اپیل ہی ہوگی کہ دونون نیل علامت محبت ہین کسی نے اعتدال محبوب رکھا اور کسی نے فرط عشق مین بیتاب ہو کے چُٹ لگا بیٹھا لیکن اس قسم کے ارشادات وتشریحات کی دلیل نہین - اصلی محبت اور پولیٹکل محبت مین زمین آسمان کا فرق ہے - اصلی محبت دوستون کے تعمیل حکم پر مجبور کرتی ہے پولیٹکل محبت ہمیشہ دشمنون کے اشارون پر مائل رہتی ہے جو دوست ہے اُسے ستاتی ہے اور جو عاشق ہے اُسے خشک شکریہ پر ٹالتی ہے - سائمن سے حقوق و اختیارات کا دامنون کے داغ کا فوراً ستالت کا مرہم لگائے گا نہ ایسے نہ ہون گے جنکی بجا متقضی یہ ہے کہ جناب سائمن اپنے مخالفین کے اقوال پر زیادہ توجہ فرمائین - انھیون سے کوئے دبائے یا مت کے بعد شفقت اور احسانات ملنے اٹھانے کی سختی کا ماہلین ہنگامہ ہین -

حکومت خود ہی بڑی مچارہی ہے کہ [illegible] سوویٹ گورنمنٹ یا ہی بیج پر آمادہ ہے اور افواج متبادلین اُسکے برٹش [illegible] [illegible] رہا ہے اور جن دونون میں پیدا [illegible] کر سکتا ہے - اختیارات کی توسیع [illegible] دولت کو زائل ہو سکا [illegible] ہندوستانیان [illegible] اور اُنکا کام -

ہم گئے اور تم مرے

تکیہ کلام کی ایک نسبت سے ایک صاحب ہر جملہ کے ساتھ "آپ کے منھ مین" کا ٹکڑا لگا دیا کرتے تھے - حضرت میری لونڈی بھاگ گئی آپ کے منھ مین بہت تلاش کیا آپ کے منھ مین مگر نہ ملی - مین آپ کے منھ مین بندہ نے بھی خوب ہی ملا پیچھے آپ کے منھ مین اس نے پیشاب کر دیا آپ کے منھ مین -

حاجی بلبول علیہ الرحمہ - کیا نام کے ذکر کرتے تھے - ایک دوست صاحب مہربان مین سے کہنے کے عادی ہین - ایک صاحب کو ہر جملہ مین مثلاً مثلاً کا جوڑ لگانے کی لت ہے - بعض حضرات کا تکیہ کلام بہت طولانی ہے مگر ہر جملہ کے ساتھ اس کی دم سے ملحق رہتا ہے - مثلاً حسب بندہ گزارش اگرچہ شفقت وعنایت - یہ تو ہوا سخن تکیہ اور [illegible] استعمال کیا بیجا ہے -

مگر حضرت کیا بات ہے ہمارے جان بل صاحب کی انگلینڈ مین ان کا تکیہ کلام کچھ ہے اسکاٹ لینڈ مین کچھ آئرلینڈ مین کچھ اور چین مین کچھ اور - فرانس عرب - عراق - مصر غرض جہان قدم رکھتے ہین نیا تکیہ کلام گڑھ لیتے ہین - آجکل ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ کیسا ہی پیچیدہ [illegible] ہے تو جواب [illegible] یون کہنے لگتا ہے "ہم ہندوستان سے گئے اور تم مرے" - بعض چلتے ہیں مگر ہندوستانیون کے سوا انگریزون سے کوئی بھی یہ نہین کہتا کہ تم بیچارے مجھی کا جواب یون دینا پڑے کہ "ہم گئے اور تم مرے" مگر عادت کو کیا کیجیے - کانگرس اسکا جواب یون دیتی ہے کہ جب آپ نہ تھے تو ہم زندہ تھے آپ کے منھ مین اور کیا نام کہ صاحب ہم [illegible] مین مثلاً مثلاً صاحب بندہ گزارش اگرچہ شفقت وعنایت ہم بہت اچھے تھے آپ کے منھ مین اور اب تو نہایت مصیبت ہے آپ کے منھ مین جو ہے آپ کے منھ مین مصیبت ہے آپ کے منھ مین نہ درست ہے آپکے منھ مین خالی تھائین تھائین آپکے منھ مین آپس کی جوتی پیزار ہے آپ کے منھ مین اسلیے حضرت آپ یہ کہتے ہین آپ کے منھ مین کہ برطانیہ اگر نہ ہو تو آپ کے منھ مین تو ہیرڈی دشمنون سے کیونکر بچو گے آپ کے منھ مین حالانکہ مصر کا دشمن کوئی نہین آپ کے آپ کے منھ مین اور ہندوستان سے یہ کہتے ہین آپ کے منھ مین کہ ہم گئے اور تم مرے آپ کے منھ مین - یہ کیا سخن تکیہ ہے آپ کے منھ مین -

المختصرات

اندور کے مہاراجہ تکوجی راؤ کے متعلق "ہندو" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مہاراجہ کچھ دنون آرام کرنے کے بعد اپنی قابلیتین اور تجربات خدمت ملک کے لیے پیش کرین گے ہم کہتے ہین کہ اس غرض سے کہ بعد [illegible] کیا قابلیت کیا فرصت کہا ہے

مصر تم دوست جیسے اُسکا دشمن آسمان کیون ہو مصر مین اور برطانیہ مین تجدید معاہدات کا ہنگامہ گرم ہے عربی جرائد اپنی کہتے ہین اور انگریزی جرائد اپنی لیکن خلاصہ معاہدہ وہ ہین جو معلوم ہے [illegible] نہایت مضر ثابت ہو گا اہل مصر کے لیے - یہ نہین اشتعال بھی پیدا کرتا ہے اور جنکی تیل کی دھار پر بھی برطانیہ کی حکومت اپنی مہربانی کی دیتا ہے کہ جب بھوک تھم گئی تو ہار سا کے پیٹ اُن کا اور منھ ہمارا -

پولیٹکل عشق مین رقابت نہین ہوتی چنانچہ پنجاب کے دو عشق پیشہ سر ڈاکٹر اقبال اور سر محمد شفیع لیبل کمیشن پر فریفتہ ہوئے پھر بھی دونون مین رقابت نہین ہے اُن ہی کی بدولت دو مشہور و معروف روزنامہ کا غذ اخبار آپس مین گتھ گئے - یعنی زمیندار اور انقلاب دو بلی کٹی ہو رہی ہے کیا آتی تو ہے - بجا ہے زمانہ ہے "انقلاب" کا ہے

یارسے ۔ ہو گئے افسوس

یہ زمانے کا انقلاب ہوا

سُنتے ہین کہ لاہور مین ایک طور نکلنے والا ہے اللہ کرے صاعقہ آتش افروزی سے محفوظ رہے - آجکل باہمی منافرت کی بجلیان پنجاب مین بہت چمک رہی ہین اثنا عشری جنتری شائع ہوئی حسین اعلیٰ [illegible] و رسائے [illegible] ہندوستان [illegible] سے قدر دورد ونزدو علاج سیاسیات و حشیات ہمراہ و دیگر مفید

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی [illegible] جو نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صفائی سے تبدیل کتاب میں لکھ دیئے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ [illegible] نہ کبھی آیا ہو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت [illegible] اس کتاب کو مرتب کیا [illegible] حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا طریقہ اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپے

حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ